زکوٰۃ کا خود تشخیصی فارم

قابل زکوٰۃ مجموعی مالیت (Gross Zakatable worth)

نمبر شمار	قابل زکوٰۃ اموال	قیمت
(1)	سونا (کسی بھی شکل میں، کسی بھی مقصد کے لیے ہو، استعمال میں ہو یا نہ ہو نیز دیکھیے ہدایت نمبر ۱)	
(2)	چاندی (کسی بھی شکل میں، کسی بھی مقصد کے لیے ہو، استعمال میں ہو یا نہ ہو نیز دیکھیے ہدایت نمبر ۱)	
(3)(i)	نقد رقم: ہاتھ میں موجود کیش، بینک بیلنس، کسی کے پاس امانت رکھی ہوئی	
(ii)	غیر ملکی کرنسی (پاکستانی روپے میں قیمت لکھی جائے)	
(4)	قابل وصول قرضے (Receiveables): (دیکھیے ہدایت نمبر ۲)	
(i)	کسی کو دیا ہوا قرض	
(ii)	بیچی ہوئی اشیاء کی واجب الوصول رقم	
(iii)	نقد پذیر مالی دستاویزات جیسے ڈرافٹ، چیک، بل آف ایکسچینج، ہر قسم کے بچت سرٹیفکیٹ، ہر قسم کے بانڈز اور گورنمنٹ سیکیورٹیز وغیرہ	
(iv)	کمیٹی (بی سی) کی جو قسطیں اب تک جمع کروائی گئی ہیں۔	
(v)	کسی بھی قسم کا قابل واپسی زر ضمانت جو کہیں جمع کروایا گیا ہو۔	
(5)	مال تجارت: (دیکھیے ہدایت نمبر ۳)	
(i)	خام مال (Raw Material)	
(ii)	تیار کردہ مال برائے فروخت (دیکھیے ہدایت نمبر ۴)	
(iii)	کمپنیوں کے شیئرز (دیکھیے ہدایت نمبر ۵)	
(iv)	دیگر ایسی اشیاء اور جائیداد جنھیں نفع پر بیچنے کی نیت سے ہی خریدا گیا ہو اور اب تک یہ نیت برقرار ہو، ان کی قیمت بازاری نرخ [Market value] کے حساب سے	
میزان	**قابل زکوٰۃ مجموعی مالیت**	

مالی ذمہ داریاں

نمبر شمار	مالی ذمہ داریاں	قیمت
(1)	ملازمین کی تنخواہیں جو اب تک واجب الادا ہو چکی ہیں	
(2)	ٹیکس جو اب تک واجب الادا ہو چکا ہے	
(3)	یوٹیلیٹی بلز (فون، بجلی، گیس وغیرہ)	
(4)	گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ کی رقم جو ابھی تک ادا نہیں کی گئی	
(5)	کمیٹی اگر آپ وصول کر چکے ہیں تو اس کی باقی ماندہ وہ اقساط جو آپ نے دینی ہیں	
(6)	لیا ہوا قرض (دیکھیے ہدایت نمبر ۶) اور ہر ایسی رقم جو کسی کی آپ کے ذمے واجب الادا ہو چکی ہے۔ جیسے کرایہ وغیرہ۔	
	کرائے (Rent) پر دینے یا رہائش کی نیت سے لی گئی پراپرٹی یا دکان کی باقی اقساط یا مال ڈالنے کی نیت سے لی گئی دکان یا گودام کی باقی اقساط	
میزان	**مجموعی ذمہ داریاں**	

مجموعی قابل زکوٰۃ مالیت

تفریق −

مالی ذمہ داریاں

=

قابل زکوٰۃ خالص رقم

تقسیم 40 ÷

واجب الاداء زکوٰۃ کی رقم

(قابل زکوٰۃ مجموعی مالیت میں سے مالی ذمہ داریاں تفریق کریں، باقی کو 40 پر تقسیم کرلیں۔
جو جواب تقسیم کی صورت میں حاصل ہو وہی واجب الادا زکوۃ کی رقم ہے)

www.HazratFerozMemon.org
مرکز الافتاء والارشاد غرفۃ السالکینؒ C-96 گلستان جوہر بلاک 12، نزد سندھ بلوچ سوسائٹی گیٹ نمبر 2 کراچی 0334-3089223 | 0334-3089334

فارم پر کرنے کے لیے ہدایات

(۱) سونے اور چاندی کے زیور اگر تجارت کے لیے ہیں تو نگینوں وغیرہ کی قیمت بھی لگائی جائے اور اگر استعمال کے لیے ہیں تو نگینوں اور بناوٹ وغیرہ کی قیمت شامل کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۲) دوسروں کے ذمے آپ کی واجب الادا ایسی رقوم جن کی وصولی کی امید نہ رہی ہو، درج کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۳) مالِ تجارت ایسی چیز ہے جو بیچ کر نفع کمانے کی نیت سے خریدی گئی ہو اور یہ نیت ابھی تک برقرار ہو، خواہ اس چیز کو اسی شکل میں بیچنا ہو یا اس سے کچھ اور بنا کر، اگر چیز خریدی ہی نہیں گئی بلکہ وراثت یا ہبہ وغیرہ سے حاصل ہوئی ہے، یا خریدی تو ہے لیکن بیچنے کی نیت سے نہیں، اگرچہ اب بیچنے کی نیت کر لی ہو، یا بیچنے کی نیت سے خریدی تھی لیکن اب نیت بدل گئی تو ایسا مال مالِ تجارت نہیں کہلائے گا۔

(۴) دکان یا گودام میں جو مالِ تجارت موجود ہے اس کی ہول سیل قیمت لگا کر شمار کریں۔

(۵) کمپنی شیئرز اگر مہنگا ہونے پر بیچنے (Capital Gain) کے لیے خریدے ہیں تو ان کی پوری بازاری قیمت (market Value) لکھی جائے اور اگر سالانہ منافع حاصل کرنے کے لیے رکھے ہوئے ہیں تو کمپنی کے کل اثاثوں میں قابلِ زکوٰۃ اثاثوں کی جو نسبت ہے، شیئرز کی مارکیٹ ویلیو کی اسی نسبت سے زکوٰۃ فرض ہے، لیکن احتیاطاً پوری مارکیٹ ویلیو لگا لینا مناسب ہے۔

(۶) قرض اگر کاروبار کے لیے نہیں بلکہ ذاتی ضرورتوں کے لیے لیا ہے تو اسے مالی ذمہ داریوں والے حصے میں درج کیا جائے اور اگر کاروبار کے لیے لیا ہے تو اگر اس سے قابلِ زکوٰۃ اثاثے خریدے ہیں جیسے خام مال، اشیائے تجارت وغیرہ تو بھی اسے یہاں درج کیا جائے اور اگر اس سے کاروبار کے لیے ناقابلِ زکوٰۃ اثاثے خریدے ہیں جیسے مشینری وغیرہ تو اس قرض کو یہاں درج نہیں کیا جائے گا۔

(۷) اس بات کا خیال رہے کہ کسی چیز کا دوہرا اندراج (Double Entry) نہ ہو مثلاً سونا، چاندی کالم نمبر۔۱ نمبر۔۲ میں لکھ چکے ہیں تو وہی سونا چاندی دوبارہ مال تجارت والے حصے میں نہ لکھا جائے۔

(۸) ہر مد (Item) میں وہی مقدار معتبر ہوگی جو سال پورا ہونے کی تاریخ کو آپ کے پاس ہے، جو کچھ درمیان سال میں خرچ ہو چکا ہے اسے درج نہیں کیا جائے گا۔

(۹) شرعاً گھر کے ہر فرد کی ملکیت الگ الگ سمجھی جاتی ہے، اس لیے فارم ہر بالغ کا الگ پُر کیا جائے، مشترکہ کاروبار کا مستقل فارم پُر کر کے تمام شرکاء کی رضامندی سے مشترکہ زکوٰۃ نکالی جاسکتی ہے۔

(۱۰) واضح رہے کہ شیئرز کی خرید و فروخت کے جائز ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اصل کاروبار حلال ہو، نیز کمپنی کے کچھ منجمد اثاثے وجود میں آچکے ہوں، اور اگر کمپنی سودی لین دین میں مبتلا ہو تو سالانہ میٹنگ میں اس کے خلاف آواز اٹھانا اور نفع کی تقسیم کے وقت سودی ڈیپازٹ سے حاصل ہونے والا نفع صدقہ کرنا بھی ضروری ہے۔

(۱۱) ہر قسم کی انشورنس اور سودی بینکوں میں سیونگ اکاؤنٹ کھلوانا یا پرائز بانڈ، ہر قسم کے بچت سرٹیفکیٹ وغیرہ ناجائز اور اس پر ملنے والا نفع حرام ہے، اور ضرورت جب غیر سودی بینکوں سے پوری ہو رہی ہو تو سودی بینکوں میں کرنٹ اکاؤنٹ کھلوانے سے بھی احتراز کیا جائے۔

(۱۲) فیکٹری کی مشینری اور فرنیچر قابلِ زکوٰۃ اثاثے میں شامل نہیں ہے لیکن اگر کسی شخص نے ایسی دکان بنائی جس میں مشینری یا فرنیچر بکتا ہو تو اب یہ اشیاء ''مالِ تجارت'' ہونے کی وجہ سے قابلِ زکوٰۃ اثاثوں میں شامل ہیں۔

(۱۳) جانور اگر بغرضِ تجارت خریدے گئے ہیں تو ان پر مالِ تجارت کے حساب سے زکوٰۃ فرض ہوگی، اور اگر بغرضِ تجارت نہیں تو مخصوص شرائط کے ساتھ ان پر زکوٰۃ ہے، مگر اس کی ادائیگی کا طریقہ مختلف ہے۔

(۱۴) سودی بینک (کمرشل بینک) کے سیونگ اکاؤنٹ میں رقم رکھوانے پر جو بینک کی طرف سے متعین نفع ملتا ہے، اس پر زکوٰۃ نہیں ہے بلکہ وہ سود ہے، اس تمام رقم کو صدقہ کرنا واجب ہے، اسی طرح ہر قسم کے پرائز بانڈ، بچت سرٹیفیکیٹ، انشورنس پریمیم وغیرہ پر ملنے والی زائد رقم بھی سود ہے، اس تمام رقم کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

(۱۵) بینکوں سے زکوٰۃ کی کٹوتی کا حکم یہ ہے کہ اس سے زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے، دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ احتیاطاً ایسا کرلیں کہ یکم رمضان آنے سے پہلے دل میں یہ نیت کرلیں کہ میری رقم سے جو زکوٰۃ کٹے گی وہ میں ادا کرتا ہوں۔ اس سے اس کی زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے۔ دوبارہ نکالنے کی ضرورت نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ فارم پر کرتے وقت بینک کو زکوٰۃ کاٹنے کا اختیار نہ دیں بلکہ بہترین مصرف تلاش کرکے خود زکوٰۃ ادا کرنے کا اہتمام کریں۔

زکوٰۃ کس پر واجب ہے

ہر وہ عاقل، بالغ، آزاد، مسلمان شخص جس کی ملکیت میں ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے بقدر نقدی، یا مالِ تجارت (وہ مال جو آگے بیچنے کی نیت سے خریدا گیا ہو اور نیت ابھی برقرار ہو) یا کچھ نقدی کچھ چاندی، کچھ مال تجارت ان کا مجموعہ یا ان میں سے بعض کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر اس کی ملکیت میں موجود ہو، یا ملکیت میں موجود سونا مذکورہ تینوں چیزوں (چاندی، نقدی، مال تجارت) یا ان میں سے بعض کے ساتھ مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو (اگر قرض دار ہو تو قرض منہا کرنے کے بعد) پہنچ جائے اور اس پر قمری سال بھی گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

زکوٰۃ کا بہترین مصرف

یہ بات خوب ذہن نشین رہے کہ جس طرح صحیح صحیح زکوٰۃ کا حساب لگانا فرض ہے، اسی طرح صحیح مصرف میں خرچ کرنا بھی فرض اور ہماری ذمہ داری ہے۔ قرآن وسنت کی ہدایات کا تقاضا یہ ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں ایسے مصرف کو اختیار کیا جائے کہ جس میں فریضہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اجر کئی گنا بڑھ جائے، چنانچہ عزیز واقارب کو زکوٰۃ دینے میں دوہرا اجر ہے، ایک زکوٰۃ کی ادائیگی کا دوسرا صلہ رحمی کا، تاہم یہ بات یاد رہے کہ صلہ رحمی کے زعم میں ایسے رشتہ داروں کو جن کے بارے میں علم ہو کہ وہ شادی بیاہ کی مروجہ رسومات مہندی مایوں، بھاری جہیز، ٹی وی، وی سی آر وغیرہ اور بڑی بڑی بھاری دعوتوں میں پیسے اڑا کر ختم کردیں گے، زکوٰۃ کی بھاری رقوم دینا روحِ زکوٰۃ کے خلاف اور زکوٰۃ کا غلط استعمال ہے۔

اور زکوٰۃ کا سب سے بہترین مصرف اہلِ حق کے وہ مدارسِ دینیہ ہیں جو دین کی خدمت اور اشاعتِ دین میں پیش پیش ہیں ان کو زکوٰۃ دینے میں زکوٰۃ کی ادائیگی کا اجر بھی ہے اور اشاعتِ دین میں معاونت کا بھی، اس لیے کہ وہ رقوم جو علومِ نبوت کے مستحق طالبین پر خرچ ہوگی اور ان کے لیے دینی تعلیم میں معاون ہوگی تو قیامت تک ان کا تعلیم وتدریس کا جو سلسلہ جاری رہے گا اس کا ثواب زکوٰۃ دینے والے کو بھی حاصل ہوگا، اس لیے زکوٰۃ ادا کرتے وقت اس بات کو ملحوظ رکھا جائے۔

تنبیہ: ایسے ٹرسٹ اور تنظیمیں جو کہ ملکی ودینی سالمیت کے لیے خطرہ ہوں اور ایسے رفاہی اداروں کو جن میں زکوٰۃ کی رقم کو پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کے صحیح مصرف میں خرچ کرنے کا اہتمام نہ کیا جاتا ہو، زکوٰۃ دینے سے اجتناب ضروری ہے۔

گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ کار

نیز اگر کسی شخص نے کئی سالوں سے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو تو گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے، جس کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ جس سال سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی اس سال مذکورہ تفصیل کے مطابق ملکیت میں موجود مالیت اگر معلوم ہو، اور اگر معلوم نہ ہو تو ایک محتاط اندازہ لگا لیا جائے، اور اس میں سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کر دی جائے، پھر بچ جانے والی مالیت سے اگلے سال کی ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کی جائے، اس طرح گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے اور ہر سال کی زکوٰۃ کی ادائیگی میں اسی سال کی بازاری قیمت کا اعتبار ہوگا، لیکن یاد رہے کہ جس سال مالیت نصاب سے کم ہو اس سال کی زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ

یاد رہے کہ جس طرح مذکورہ اموال میں زکوٰۃ لازم ہے اسی طرح زمین سے حاصل ہونے والی پیداوار میں بھی زکوٰۃ لازم ہے جس کو عشر کہا جاتا ہے، زمین خواہ ذاتی ہو یا ٹھیکہ پر لی گئی ہو، البتہ ٹھیکہ پر لی ہوئی زمین کا عشر ٹھیکہ دار پر ہے زمین کے مالک پر نہیں اور اس کا مصرف بھی وہی ہے جو زکوٰۃ کا مصرف ہے۔

عشر کی ادائیگی میں اس بات کو مدِ نظر رکھا جائے گا کہ اگر اس زمین کو بارش کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہو تو اس سے حاصل ہونے والی فصل میں عشر (فصل کا دسواں حصہ) لازم ہے، اور اگر اس زمین کو سیراب کرنے میں اخراجات آتے ہوں مثلاً نہری پانی، ٹیوب ویل وغیرہ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو تو اس صورت میں حاصل ہونے والی پیداوار میں نصف عشر (فصل کا بیسواں حصہ) لازم ہوگا، اور عشر پیداوار کی جنس سے بھی ادا کیا جا سکتا ہے، اور اس کی قیمت سے بھی، نیز یاد رہے کہ عشر کی ادائیگی میں سال گزرنا بھی شرط نہیں بلکہ جو بھی فصل زمین سے حاصل ہوگی اس میں عشر لازم ہوگا۔

البتہ عشر کی ادائیگی سے پہلے کون کون سے اخراجات منہا کیے جائیں گے اس کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ زمین کو کاشت کے قابل بنانے سے لے کر پیداوار حاصل ہونے تک آنے والے اخراجات مثلاً، ہل چلانے، فصل کاشت کرنے، اسپرے، کٹائی وغیرہ منہا نہیں کیے جائیں گے، اور فصل تیار ہو جانے کے بعد آنے والے اخراجات مثلاً، تھریشر، منڈی لی جانے کا خرچہ (بشرطیکہ منڈی لے جانے سے پہلے عشر ادا نہ کیا ہو) وغیرہ کے اخراجات منہا کیے جائیں گے۔